مُتَنَفِّل کی اقتدا میں مُفْتَرِض کی نماز

حافظ ابو یحییٰ نورپوری

احناف کے دلائل اور ان کا جائزہ

دلیل نمبر ۱:

((عن أبی أمامۃ رضی اللّہ عنہ قال : قال رسول اللّہ صلّی اللّہ علیہ وسلّم :الامام ضامن والمؤذّن مؤتمن))

''سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ،امام ضامن ہے اور مؤذّن امانت دار ہے ۔'' (مسند أحمد : ۵/۲٦۰ ، المعجم الکبیر للطّبرانی : ۸/۲۸٦ ، ح : ۸۰۹۷ وسندہ، صحیح)

تبصرہ :

★۱ اس حدیث ِمبارکہ میں متنفّل کی اقتداء میں مفترض کی نماز کے بطلان پر کوئی اشارہ تک نہیں ہے ، ہم نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ، وہ اپنے مفہوم میں بالکل صریح ہیں ، مشہور اورکبار محدّثین اور بعض حنفی علماء نے بھی اس صراحت کا اقرار کیا ہے ، ایسی صریح روایات کے مقابلے میں مبہم روایات پیش کر کے استدلال کرنا ایک منصف مزاج آدمی کا کام نہیں ، الفاظ میں عبارت النّص کے مقابلے میں اپنے تئیں اشارۃ النّص یا دلالۃ النّص پیش کرنا کھلی بے اصولی اور اصولِ استدلال سے نا واقفی کا کرشمہ ہے ۔

★۲ حدیث ِمعاذ اور حدیث ِجابر و ابی بکرہ سے متنفّل کی اقتدا میں مفترض کی نماز کے جواز کا اقرارائمہ و محدثین اور خود حنفی بزرگوں نے کیا ہے ، لیکن افسوس کہ اس حدیث سے یہ استدلال صرف متاخرین تقلید پرستوں کے ذہن میں آیا ہے ، حدیث سے مسائل استنباط کرنا محدثین کا کام ہے ، نہ کہ مقلدین کا ۔

قارئین ! ذرا انصاف فرمائیں کہ بہت سے محدـثین نے اس حدیث کو اپنی کتب میں پیش کیا ہے ، لیکن یہ مسئلہ استنباط نہیں فرمایا ، ملاحظہ فرمائیں :

سنن ترمذی (۲۰۷) ،سنن ابی داؤد (۵۱۷) ،سنن کبرٰی بیہقی (۱/٤۳۰ ، ۳/۱۲۷ ، ۱/٤۲۵ ، ٤۲٦ ، ٤۳۱)، صحیح ابن خزیمہ (۵۱۳۱ ، ۵۱۳۲) ، الامّ للشّافعی (۱/۱۲۸)، شرح السنۃ از حافظ بغوی (۲/۲۸۰)

نیز دیکھیں شرح مشکوۃ از ملا علی قاری حنفی (۱/٤۲۷)

ان میں سے کسی محدّث نے بھی اس حدیث سے متنفل کی

اقتدامیں مفترض کی نماز کے بطلان کا استدلال نہیں کیا، جبکہ ہماری دلیل حدیثِ معاذ اور حدیثِ جابر سے کثیر محدثین نے متنفّل کی اقتدا میں مفترض کی نماز کا جواز ثابت کیا ہے ، جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں ۔

جو لوگ اپنے آپ کو قرآن و سنت کے سمجھنے سے قاصر خیال کر کے تقلیدِ شخصی کو گلے کا طوق بنائے ہوئے ہیں، انہیں کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ حدیث سے وہ مسئلہ اخذ کریں جو ان کے ائمہ متقدمین نے بھی اخذ نہیں کیا ؟

امام طحاوی حنفی نے بھی شرح معانی الآثار میں اس مسئلہ میں مذہبِ حنفی کو ثابت کرنے کی بھر پور کوشش کی ہے ، لیکن یہ روایت انہوں نے بھی پیش نہیں کی ، ظاہر ہے اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط نہیں ہوتا ، ورنہ امام طحاوی تو احادیث و آثار پر آج کے مقلدین سے بڑھ کر نظر رکھتے تھے ۔

٣★ سننِ دار قطنی (١٢١٤) میں اس حدیث کا معنی بھی بیان ہوا ہے کہ :

((الامام ضامن ، فما صنع فاصنعوا))

''امام ضامن ہے ، جو وہ کرے وہی تم کرو ۔''

امام ابو حاتم فرماتے ہیں : ھٰذا تصحیح لمن قال بالقراء ۃ خلف الامام ۔

''یہ روایت اس شخص کی بات کو صحیح قرار دیتی ہے جو امام کے پیچھے قراءۃ کا قائل ہے۔''

(سنن دار قطنی : ١/٣٢١)

محدثین کی صراحت کے مطابق تو یہ روایت احناف کی دلیل بننے کے بجائے ، ان کے گلے کا طوق بن گئی ہے ، اب بھی اگر کوئی اصرار کرے ، تو یہ ہٹ دھرمی کے سوا کچھ نہیں ۔

٤★ الامام ضامن کے الفاظ سے تضمین بمعنی امام و مقتدی کی نماز کی برابری یا امام کی فرض اور مقتدی کی نفل مراد لینا جہاں تصریحاتِ محدثین کے خلاف ہے ، وہاں فقہ حنفی کے دوسرے اصولوں سے متناقض بھی ہے ۔

احناف اس مقام پر صرف اسی قیاسِ فاسد سے کام لیتے ہیں کہ دیکھیں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کو ضامن کہا ہے اور آدمی کسی کا ضامن اسی وقت بنتا ہے جب وہ دوسرے پر حاوی ہو ، یا کم از کم برابر،کیونکہ ادنیٰ چیز اعلیٰ کو اپنے ضمن میںنہیں لے سکتی ۔

بلا شبہ یہ قیاس صحیح و صریح نصوصِ حدیثیہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل و فاسد ہے ۔

لیں!ذرا غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ احناف نے اس مسئلہ میں قائم کئے ہوئے خود ساختہ اصولوں کی خود بہت سے مقامات پر مخالفت کر رکھی ہے ، مثلاً ملاحظہ فرمائیں :

- ⋆ غلام کی اقتدا میں آزاد کی نماز
- ⋆ فاسق (گناہ پر دوام کرنے والے)کی اقتدا میں نیک آدمی کی نماز وغیرہ (دیکھیںقدوری : ص۲۹)

حالانکہ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ان صورتوں میں بھی امام مفضول ہونے کی بنا پر ''ضامن'' نہ بن سکے ۔

دلیل نمبر ۲:

جناب ظفر احمد تھانوی دیوبندی دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں :

[[عن أنس رضی اللّٰہ عنہ أنّ النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال : انّما جعل الامام لیؤتمّ بہ ، فلا تختلفوا علیہ ۔ أخرجہ البخاریّ و مسلم (زیلعی)۔(سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ،امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے ، لہٰذا اس سٰ اختلاف مت کرو ۔اسے بخاری و مسلم نے بیان کیا ہے ۔ بحوالہ زیلعی) احتجّ بہ أصحابنا علی المنع من اقتداء المفترض بالمتنفّل قالوا : واختلاف النّیّۃ داخل فی ذالک ۔(اس حدیث سے ہمارے حنفی حضرات نے دلیل لی ہے کہ نفل پڑھنے والے کی اقتدامیں فرض پڑھنے والے کی نماز منع ہے ، ان کا کہنا ہے کہ نیت کا اختلاف بھی اس ضمن میں داخل ہے)]] (اعلاء السّنن از ظفر أحمد تھانوی : ۳/۱۳۵۵ ۔ ۱۳۵٦)

تبصرہ :

⋆۱ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں سیدنا انس کی روایت میں فلا تختلفوا علیہ کے الفاظ ہمیں نہیں مل سکے ، بلکہ سیدنا ابو ہریرہ کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں ، لٰذا تصحیح کی ضرورت ہے ۔

⋆۲ حسب ِسابق اس روایت سے بھی احناف کا مدعا ہر گز ثابت نہیں ہوتا ، بلکہ مکمل حدیث پڑھنے کے بعد بالکل برعکس صورت سامنے آتی ہے ، ملا حظہ فرمائیں :

((عن أنس بن مالک أنّہ قال : خرّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم عن فرس فجُحِش فصلّی لنا قاعدا فصلّینا معہ قعوداً ، فلمّا

انصرف فقال : انّما جُعِل الامام لیؤتمّ بہ ، فاذا کبّر فکبّروا ، واذا رکع فارکعوا ، واذا رفع فارفعوا ، واذا قال : سمع اللّٰہ لمن حمدہ، ، فقولوا : ربّنا ولک الحمد ، واذا سجد فاسجدوا ، وفی روایۃ :فاذا صلّی قائماً فصلّوا قیاماً ، وفی روایۃ أخرٰی :واذا صلّی قاعداً فصلّوا قعوداً أجمعون))

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ گھوڑے سے گر گئے، جس سے آپ زخمی ہو گئے ، آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی ، ہم نے بھی آپ کی اقتداء میں بیٹھ کر ہی نماز پڑھی ، جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا : امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے ، لٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو ، جب وہ رکوع کرے، تو تم بھی رکوع کرو ، جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ ، جب وہ سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہے ، تو تم ربّنا ولک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے ، تو تم سجدہ کرو ۔''

ایک روایت میں فرمایا :

''جب امام کھڑا ہو کر نماز پڑھائے ، تو تم (بشرطِ صحت) کھڑے ہو کر نماز پڑھو ۔''

دوسری روایت میں فرمایا :''جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بیٹھ کر نماز ادا کرو ۔''

(صحیح بخاری : ۷۳۲ ، ۷۳۳ ، صحیح مسلم : ٤۱۱)

واضح ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانِ مبارک کا مطلب و مقصد صحابہ کو یہ آگاہ کرنا تھا کہ امام کی اقتداکرنی چاہیے ، یعنی اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر پڑھے ، تو سب اس کی اقتداء کرتے ہوئے بیٹھ کر نماز ادا کرو ، اسی طرح دوسرے ارکان میں بھی امام کی پیروی ضروری ہے ، لہٰذااس سٰے متنفل کی اقتدا میں مفترض کی نماز کی ممانعت کا کوئی ثبوت نہیں ، صریح احادیث کے مقابلے میں اس طرح کے احتمال پیش کرنا انصاف کا خون کرنے کے مترادف ہے ۔

فائدہ : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت میں سیدناابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آپ کی اقتدا میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ، اسی طرح صحابۂ کرام کا آپ کی وفات کے بعدبیٹھے امام کی اقتدامیں کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دونوں طرح نماز پڑھنا بتاتا ہے کہ یہ امرمنسوخ ہو چکا ہے یا وجوب کے لئے

نہیں ۔

٭٣ اس روایت کو کثیر تعداد میں ائمہ و محدثین نے اپنی کتب میں درج کیا ہے ، لیکن اس سے یہ استنباط صرف دیوبندیوں کے حصہ میں آیا ہے ، ملاحظہ فرمائیں :

بخاری (٧٣٤) ، مسلم (٤١٤) ، ابن ماجہ (٨٦٤) ، نسائی (٨٣٢ ، ١٢٠٠)، ابوعوانہ (٢/١١٠)، الدارمی (١/٢٨٦)، بیہقی (٣/٧٩) ، بغوی (٨٥٢) ، ابو داؤد (٦٠٤) ،ابن ابی شیبہ (٢/٣٢٦) ، احمدبن حنبل (٢/٣٤١) ، حمیدی (٩٥٨) ، عبدالرزاق (٤٠٨٢) ، ابنِ حبان (٢١٠٧) ، ابن خزیمہ (١٦١٣) رحمہم اللہ و غیرہم۔

ان میں سے کسی ایک محدث و امام نے بھی اس سے یہ مسئلہ نہیں سمجھا ، محدثین کی اتنی بڑی تعداد کے مقابلہ میں تقلید پرستوں کی بات کا کیا اعتبار ہو گا ؟ حدیث کا فہم محدثین کو ہے یا مقلدین کو ؟

٭٤ فلا تختلفوا سے نیت کا اختلاف مقصود نہیں ،بلکہ ـظاہری اختلاف مقصود ہے ، جیسا کہ اسی حدیث میں واضح الفاظ سے صراحت ہے کہ جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو ، جب رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھا لو ، جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کر لو ، نیت کے اختلاف کی ممانعت کا اشارہ بھی نہیں ملتا ۔

٭٥ اگر اس سے مرا د نیت کا اختلاف ہو ، تو مفترض امام کے پیچھے نفل پڑھنے والے مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو گی ، حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں ۔

رہا جناب ظفر احمد تھانوی دیوبندی صاحب کا یہ کہنا کہ :

واقتداء المتنفّل بالمفترض لیس من الاختلاف علی الامام ۔

''متنفل اگر مفترض کی اقتداکرے ، تو یہ امام سے اختلاف نہیں بنتا ۔''(اعلاء السّنن : ٣/١٣٥٦)

تو ہم کہتے ہیں کہ متنفّل کی اقتدا میں مفترض کی نماز بھی امام سے اختلاف کی صورت نہیں ہے ۔

مزید لکھتے ہیں : أو نقول : انّ مفاد قولہ : لا تختلفوا علیہ ۔ المنع من ذالک أیضا ولٰکن جوّزناہ بنصّ آخر فی ذٰلک خاصّۃ ۔

''یا اس اعتراض کے جواب میں ہم یوں کہیں گے کہ لا تختلفوا کا مقصد فرض پڑھنے والے کی اقتدا میں نفل پڑھنے والے کی نماز سے بھی منع کرنا ہے ، لیکن اسے ہم نے دوسری خاص نص کی وجہ سے جائز قراردیاہے۔''(اعلاء السّنن : ٣/١٢٥٦)

تبصرہ :
اگر آپ کے بقول لا تختلفوا علیہ سے مراد نیت کا اختلاف ہے اور اس اختلاف میں مفترض کی متنفل کے پیچھے نماز اور متنفل کی مفترض کے پیچھے نماز ، دونوں شامل ہیں ، اس کے باوجود آپ نے دوسری نص کے پیش نظر مفترض کی اقتدامیں متنفّل کی نماز خارج کر لی ہے تو ہم نے بھی بصراحت ِمحدثین دوسری صریح و صحیح نصوص کے ذریعے متنفّل کی اقتدامیں مفترض کی نماز کو بھی خارج کر لیا ہے ۔

اب نتیجہ وہی نکلا کہ اس روایت میں مذکورہ اختلاف سے مراد نیت کا اختلاف ہر گز نہیں ہے ، ورنہ تو درج ذیل صورتیں بھی اس اختلاف کی وجہ سے باطل ہو جائیں گی :

٭١ مسافر کی مقیم کے پیچھے نماز ۔
٭٢ مقیم کی مسافر کے پیچھے نما ز۔
٭٣ مسبوق (جس کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں) کی نماز وغیرہ

فائدہ :
قارئین کرام ! آپ نے مشاہدہ کیا ہے کہ ایک طرف تو صحیح و صریح احادیث ہیں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کا عمل ہے ، بہت بڑی تعداد میں محدثین کی صراحت ہے اور بعض حنفی بزرگوں کا اعتراف بھی ہے ، جبکہ دوسری طرف صحیح تو کجا ، کوئی صریح ضعیف دلیل بھی نہیں ، لیکن اس کے باوجود احناف حضرات اس پر ڈٹے ہوئے ہیں ، نصوص میں طرح طرح کی تاویلات باطلہ کا ارتکاب کر کے تحریف معنوی کے مجرم بنتے ہیں اور محدثین کی فقاہت کا صریح انکار کرتے ہیں ، نیز اپنے آپ اور اندھے مقلدین کو طفل تسلی دینے کے لئے ایسی روایات پیش کرتے ہیں ، جن کا مقصود سے دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا ، کیونکہ دلائل سے تو یہ بے چارے بالکل خالی ہیں اور بسا اوقات ان کی زبان سے اللہ تعالی حق بات نکلوا بھی دیتا ہے ، چنانچہ جناب انوار ِخورشید ''فاضل '' جامعہ اشرفیۃ لاہور، تارِ عنکبوت سے بھی بے وقعت کتاب ''غیر مقلدین امام بخاری کی عدالت میں'' کے اندر لکھتے ہیں :

''جبکہ سرے سے ہمارا دعوی ہی نہیں ہے کہ ہر مسئلہ کی دلیل حدیث میں موجود ہے ۔'' (ص : ٥)

دیکھا آپ نے کہ دیوبندی صاحب نے کتنے صریح الفاظ میں اس بات

کا اقرار کیا ہے کہ فقہ حنفی کے ہر مسئلہ کی دلیل حدیث میں موجود نہیں ۔
ہمارا جناب سے سوال ہے کہ جب آپ کی مکمل فقہ حدیث سے ثابت ہی نہیں ہوتی تو پھر ان مسائل میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہوئے حدیث میں تاویلاتِ بعیدہ اور لفظی و معنوی تحریف کا اقدام کیوں کرتے ہیں ؟
صاف کہہ دیں کہ اس اس مسئلہ میں ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے !!!
قارئین کرام ! ہم نے احناف کی طرف سے متنفل کی اقتدا میں مفترض کی نماز کی ممانعت میں آج تک پیش کردہ تمام دلائل کا منصفانہ تجزیہ پیش کر دیا ہے ، اب خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ یہ حدیث کی موافقت ہے یا مخالفت؟